General Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

17

Name : Attia Altaf.

Batch : 63

Test : Islamic Studies

سوال ۳:

عقیدہ رسالت بیان کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت پر بحث کریں۔

تعارف:

عقیدہ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے جن برگزیدہ ہستیوں کو وسیلہ اختیار کیا ہے ان کو برحق مانا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل مبعوث فرمائے گئے سب کو برحق مانا جائے بحیثیت رسول ان میں کوئی تفریق نہ کی جائے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول و نبی مانا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

رسالت کے معنی و مفہوم:

"رسالت کے لغوی معنی ہیں پیغام اور پیغام پہنچانا" رسول کے معنی ہیں پیامبر، قاصد مرسل کا معنی ہے "بھیجا ہوا" ... میں رسالت کا معنی ہے "اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا اور

رسول کا معنی ہے "اللہ کا پیغام پہنچانے والا"۔ نبوت کا لفظی معنی ہے خبر اور نبی کا لفظی معنی ہے خبر دینے والا۔

رسالت کی ضرورت:۔

اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں پر احسان کرتے ان میں اپنا رسل مبعوث کئے جنہوں نے توحید کے پرچم پر تلے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان کسی ایک قوم کے لیے مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ اس نے ہر قوم میں رسول بھیجا تاکہ لوگوں کو ضلالت سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔ "اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ہے"

"اور ہر قوم کے لیے رسول ہے"

"اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے"

انسانی زندگی میں اس کی اہمیت:۔

1. عقائد:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کے حوالے سے مختلف طرح کے وسوسوں اور باطل تصورات میں گھرے ہوئے تھے۔ کوئی سورج، چاند، ستارے کی پوجا کرنے میں معروف تھا تو کوئی شجر و حجر کو

کو اپنا معبود سمجھ رہا تھا۔ مسیحی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی بجائے عقیدۂ تثلیث کا پرچار کرنے میں مصروف ہوئے۔
یہود عزیر علیہ اسلام کو اللہ کا بیٹا سمجھ رہے ہیں۔ اور اپنے علما کو ربوبیت کے مقام پر پہنچا چکے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا کامل تصور پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں جزیرۃ العرب بت پرستی سے پاک ہو چکا تھا۔ اور مشرکین مکہ اور جزیرۃ العرب کے کفار معبودان باطل کو پوجا چھوڑ کر اللہ واحد، لاشریک کے آستانے پر جھکنے والے بن چکے ہیں۔

2۔ سماج پر اثرات:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد سے قبل سماج برائیاں پورے عروج پر تھی۔ پورا معاشرہ انانیت انتقام اور حسد کی لپیٹ میں تھا۔ برتری، شراب نوشی، قتل و غارت گری، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور اس طرح کی کئی برائیاں معاشرے میں عام تھیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کا یہ اثر ہوا کہ معاشرہ ان

More points

برسوں سے بکسر پاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بیٹی کی عزت اور رتبے کو بلند
کیا۔ اور اس کے خون ناحق کو روک دیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت
مسلمان سماج کو ایمان اور عمل صالح کے رنگ
میں رنگا تو اس کے بعد جب شراب پر پابندی
کو عائد کیا گیا تو مسلمانوں نے شراب سے یک لخت
دوری کو اختیار کر لیا۔
صحیح بخاری میں حضرت
انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک منادی سے
ندا کرائی کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں
نے کہا (یہ سنتے ہی) ابو طلحہؓ نے کہا کہ باہر
لے جا کر اس شراب کو بہا دے چنانچہ میں نے
باہر نکل کر ساری شراب بہا دی۔
شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے
لگی تو بعض لوگوں نے کہا یوں معلوم ہوتا
ہے کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی۔
اسی طرح ایک دوسرے کے جانی دشمن لوگ
ایک دوسرے کے اس قدر خیر خواہ ہو گئے
کہ اپنے جائز حق کو بھی اپنے بھائی پر
ایثار کرنے پر آمادہ تیار ہو جاتے تھے
اسی بات کو پنڈت ہری اوتر نے خوب کہا۔

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

سیاسی تبدیلی:-

عرب معاشرہ قبائل میں تقسیم تھا اور ہر قبیلہ اپنے تشخص، روایات ماضی اور حسب نسب پر ناز کیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات کا یہ اثر ہوا کہ قبائل باہم شیر و شکر ہوئے اور عرب معاشرہ اس قدر مربوط ہو گیا کہ صرف عرب معاشرے میں ایک ہمہ گیر سیاسی تبدیلی رونما نہیں ہوئی بلکہ دنیا کی سپر طاقتیں بھی ایک قلیل عرصے بعد مسلمان سلطنت کا حصہ بن گئیں۔

Conclusion is missing

سوال نمبر: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توکل اور تقویٰ کے تصور پر بحث کریں۔

توکل:-

توکل کی اجمالی تعریف یوں ہے کہ اسباب و تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے

فقط اللہ تعالیٰ پر اعتماد بھروسہ کیا جائے
اور تمام کاموں کو اس کے سپرد کر دیا جائے۔
حضرت سیدنا امام غزالیؒ نے توکل کی تعریف
یوں بیان فرمائی ہے۔
توکل دراصل علم، کیفیت اور عمل
تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے یعنی
بندہ اس بات کو جان لے کہ فاعل حقیقی
صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تمام مخلوق، موت و زندگی،
تنگدستی و مالداری، ہر شے کو وہ اکیلا ہی پیدا
فرمانے والا ہے۔ بندوں کے کام سنوارنے پر
اسے مکمل علم و قدرت ہے۔ اس کا لطف و کرم
اور رحم اور تمام بندوں پر اجتماعی اعتبار
سے ہر بندے پر انفرادی اعتبار سے ہیں۔
اس کی قدرت سے بڑھ کر کوئی قدرت
نہیں۔ اس کے علم سے کسی کا علم نہیں۔

آیت مبارکہ:-

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں
ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ:

"اور جو اللہ پر بھروسہ کرے
تو وہ اسے کافی ہے"

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ:

"اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو
اگر تمہیں ایمان ہے"

رب پر توکل کرنے کا انعام:

دو جہاں کے تاجور، سلطان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے

"اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اسی طرح رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں"

توکل کے احکام:

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ "توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے"

یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکل نہیں ہے بلکہ اسباب پر اعتماد نہ کرنے کا نام (رب تعالیٰ پر اعتماد کرنے کا نام توکل ہے۔

تقویٰ:

اسلام کی روشن تعلیمات میں سے
ایک اہم تعلیم اللہ وحدہ لاشریک سے ڈرنا
یعنی اس کا خوف و خشیت رکھنا بھی ہے۔
رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"جہاں بھی رہو اللہ پاک سے ڈرتے رہو"

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس حدیث پاک میں تین وصیتیں فرمائی
ہیں جن میں پہلی وصیت پاک سے ڈرنے
کے بارے میں ہے،

تقویٰ و پرہیزگاری کی آسان تعریف:

آخرت میں نقصان دینے والے کام سے بچنا
"تقویٰ و پرہیزگاری" ہے اور بچنے والے کو متقی
و پرہیزگار کہتے ہیں۔
حضرت سفیان ثوری ؒ فرماتے ہیں
"لوگوں کو متقین کا نام اس لیے دیا جاتا ہے
کہ وہ ان ساری چیزوں سے بچتے ہیں جن
سے بچا نہیں جاتا۔

تقوی کی اقسام:-

کفر سے بچنا۔ اللہ کے کرم سے یہ ہر
مسلمان کو حاصل ہے۔

بدمزگی سے بچنا۔

ہر کبیرہ اور صغائر سے بچنا۔

شبہات اور شہوات سے بچنا۔

غیر کی طرف التفات سے بچنا یہ اللہ پاک کا
بہت ہی خاص بندوں کا منصب ہے۔

تقوی کا اثر:-

جو مسلمان تقوی و پرہیزگاری
اختیار کرتا ہے اللہ پاک اس کے کاموں میں
برکت ڈال دیتا ہے اور وہ دنیا کا فائدہ کرنے
میں جاتا ہے۔ چونکہ متقی مسلمان کا مقصد
اپنی واہ واہ نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی رضا
ہوتی ہے۔
لہذا اس کی باتیں عام لوگوں سے
زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔ حضرت ابو سعید
بلخی فرماتے ہیں۔ جب ان سے کسی نے پوچھا
بزرگوں کی باتیں بعد والوں
کی باتوں سے زیادہ فائدہ مند کیوں ہوتی ہیں؟
آپ نے فرمایا:
ان کی چاہت اسلام کی عزت
لوگوں کی نجات، بھائیوں پر شفقت اور

رحمٰن کی رضا ہوتی ہے۔ اور ہماری چاہت
عزت نفس، لوگوں کی تعریف اور دنیا
میں خوش حالی کی طلب ہوتی ہے۔

٩